کتاب نما

بچوں کا دینی لغت، محمد اسحاق جلال پوری۔ ناشر: ادب الاطفال ۴-اے، سیکٹر ۴-بی، خیابانِ سرسید، راولپنڈی۔صفحات: ۲۶۰۔ قیمت: مجلد ۲۰۰ روپے، کارڈ کور: ۱۵۰ روپے۔

زیرِنظر کتاب میں ثانوی مدارس تک کے بچوں کو دینی نوعیت کے الفاظ وتراکیب اور اصطلاحات کے ذریعے دین کی بنیادی تعلیمات، عقائد، عبادات، اسلامی تاریخ، دینی شخصیات اور دینی اماکن وغیرہ سے روشناس کرانے کی کوشش کی گئی ہے (مثلاً: اشراق، فارقلیط، ذمّی، اشہر الحرام، تشہّد، جنت المعلّٰی، شنبہ، خسوف، صحاح ستّہ، طور، سبا، سجدۂ سہو، رکن یمانی، شارع، کفو وغیرہ)۔اس اعتبار سے اہم بنیادی دینی الفاظ واصطلاحات کی تشریح و تفصیل پر مبنی اس مفید کتاب میں، فراہمی معلومات کے ساتھ تربیتِ اطفال کا مقصد بھی پیشِ نظر رہا ہے۔ چنانچہ بعض صفحات پر بچی ہوئی خالی جگہوں کو ۴۰ مختصر احادیث کے متن اور ترجمے کے ذریعے پُر کیا گیا ہے۔ احادیث کا یہ انتخاب بچوں کے لیے خاص معنویت رکھتا ہے اور ذہن سازی میں معاون ہے۔

بچوں کا دینی لغت کی زبان سلیس اور آسان ہے۔ اختلافی مباحث سے گریز کرتے ہوئے مولّف نے اعتدال وتوازن کو ملحوظ رکھا ہے۔مولّف نے یہ کام ویسی محنت، لگن اور باریک بینی سے انجام دیا ہے جو معیاری تحقیق کا خاصہ ہے۔صحت تلفظ کے لیے الفاظ و اصطلاحات پر اِعراب لگائے گئے ہیں۔ مزید برآں الفاظ کے بجائے ہجائی ارکان (syllables) کے ذریعے درست تلفظ کی صراحت کردی گئی ہے۔ لغت میں یہ اہتمام اس لیے قابل قدر ہے کہ متعدد الفاظ وتراکیب کے تلفظ اور املا میں غلطی کی جاتی ہے، جیسے:

شبِ بَراُ ئَ ت،

قِرائَت، لِلّٰہ، رحمتہٌللعالمین (یہی ان کی صحیح صورت ہے)۔البتہ بعض الفاظ کے اِملا میں تبصرہ نگار کو مولّف سے اتفاق نہیں ہے، مثلاً: جراءت (ص ۱۶۹) میں ہمزہ زائد ہے۔اسی طرح ''اشیاء'' (ص ۱۶۹) (اور اسی طرح شعرا، ارتقا، وغیرہ) کو بلا ہمزہ لکھنا بہتر ہے کیوں کہ اب یہ اُردو الفاظ ہیں، نہ کہ عربی--- (جیسا کہ بیسیوں عربی الفاظ اردو میں رائج ہوئے تو اِن کا املا بدل گیا، اور اس تبدیل شدہ اِملا ہی کو صحیح سمجھا جاتا ہے، جیسے: مولا (نہ کہ مولیٰ) وغیرہ۔کہیں تشنگی کا احساس ہوتا ہے جیسے: ص ۱۶۹ پر عجمی غلام کا نام دینا مناسب تھا۔ ص ۱۷۲ پر

احادیث کے متن میں اِعراب رہ گئے۔

آخر میں ۱۶ تصاویر کے ذریعے ادائے نماز کا صحیح طریقہ سمجھایا گیا ہے۔ نیت باندھنے، ہاتھ باندھنے، رکوع، قومے، سجدہ اور اس میں ہاتھوں، پیروں اور پیشانی کی حالت، اسی طرح جلسے اور قعدے میں مردوں اور خواتین کے پیروں کی حالت (بچوں اور بچیوں کی) تصاویر شامل ہیں۔

بچوں کا دینی لغت اپنی نوعیت کی ایک مستحسن اور قابل قدر کوشش ہے جو بچوں کے ساتھ ساتھ نوجوانوں، بلکہ بڑوں کے لیے بھی لائق استفادہ ہے۔ پروفیسر اصغر علی شیخ کی یہ تجویز قابل توجہ ہے کہ اس لغت کو انگریزی کے قالب میں ڈھال کر بھی چھاپنا چاہیے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

اشاریہ رسائل و مسائل، میجر (ر) محمد اقبال مراد پوری۔ ناشر: منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۶۳۔ قیمت: ۳۰ روپے۔

مفکر اسلام سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے ستمبر ۱۹۳۲ء میں ماہنامہ ترجمان القرآن کی ادارت سنبھالی تو حیدرآباد (دکن، ہندستان) سے نکلنے والے اس رسالے کے بارے میں اس کے مدیر سمیت شاید کسی کو یہ اندازہ نہ ہوگا کہ ایک ڈیڑھ عشرے میں یہ جریدہ برصغیر میں احیاے اسلام کی تحریک کا ایک منفرد علم بردار ثابت ہوگا۔ اس کی فکر بالآخر سارے عالمِ اسلام کی رہنمائی میں ایک ممتاز مقام اختیار کر لے گی، اور لوگ اپنے انفرادی اور اجتماعی معاملات میں رہنمائی کے لیے اس کی طرف رجوع کریں گے۔ مولانا مودودیؒ نے رسائل و مسائل کے عنوان سے اس جریدے میں ایک مستقل سلسلہ شروع کیا تھا، جس میں وہ لوگوں کے استفسار پر اُن کے شبہات، اشکالات اور مختلف نوعیتوں کے سوالات کے جواب دیتے تھے۔ بعد میں ملک غلام علیؒ اور پھر دوسرے حضرات کے ذریعے ترجمان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔

مولاناؒ کی زندگی ہی میں رسائل و مسائل کے عنوان سے ان سوالات و جوابات کو مرتب کر کے شائع کر دیا گیا تھا۔ اس کتاب کی پہلی پانچ جلدیں مولاناؒ کے جوابات پر مشتمل ہیں اور چھٹی اور ساتویں ملک غلام علیؒ کے جوابات پر۔ سوالات کی نوعیت، آخرت، آسمان، آلات موسیقی سے لے کر ملازمین کے حقوق، واقعۂ قرطاس، وضو اور ویڈیو تک اتنے متنوع موضوعات پر مشتمل ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ مولانا اپنی بھرپور مصروفیات کے باوجود ان مسائل پر غور و فکر اور (اکثر) تشفی بخش جوابات کے لیے کیوں کر وقت نکال پاتے تھے۔ بعض جوابات تو اتنے تفصیلی ہیں کہ اپنی جگہ ایک پورے مقالے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

رسائل و مسائل کی جلدوں میں اگرچہ ان جوابات کو مختلف عنوانوں کے تحت جمع کر دیا گیا تھا، تاہم

اس کی ضرورت تھی کہ ان سب جلدوں کے عنوانات کو ایک تفصیلی اشاریے کے تحت یک جا کیا جاتا کہ ان سے رجوع کرنے میں آسانی ہوتی۔ خرم جاہ مرادؒ نے اس ضرورت کو محسوس کیا' اور میجر (ر) محمد اقبال نے ان کی ایما پر اس کام کی تکمیل کی۔ پیشِ نظر اشاریے میں الف بائی ترتیب کے ساتھ رسائل و مسائل کی سات جلدوں کے موضوعات کو ''آخرت'' سے لے کر ''یہودی'' تک کے عنوانات کے تحت جمع کر دیا گیا ہے۔ ان کتابوں کے دو ایڈیشنوں (اپریل ۱۹۹۵ء سے شائع ہونے والے اور مئی ۱۹۹۷ء سے اشاعت پذیر) کے صفحات کے حوالے دیے گئے ہیں۔ لیکن ۱۹۹۵ء میں شائع شدہ چھوٹی تقطیع کے ایڈیشن دراصل اس سے پہلے ہی کے شائع شدہ ہیں' اس کی وضاحت ضروری تھی۔ اس اشاریے میں موضوع کے بعد متعلقہ جلد اور صفحے کے حوالے کے بعد موضوع کی مختصر وضاحت بھی کر دی گئی ہے' جس سے جواب کے مشتملات کا پتا چلتا ہے (تاہم بعض عنوانات جیسے ''قزع''، ''قیام للخیر'' ، ''محرمات'' کی بہتر وضاحت ہو جاتی تو اچھا تھا)۔ اس طرح رسائل و مسائل کے اس نہایت قابل قدر ذخیرے تک رسائی نہایت سہل ہوگئی ہے اور قاری رسائل و مسائل کے سیکڑوں صفحات کی ورق گردانی سے بچ سکتا ہے۔ اگرچہ بغیر کسی متعین سوال کے بھی ان صفحات کی ورق گردانی ایک نہایت مفید' مسرت انگیز اور حیران کن تجربہ ہوگی۔ مولاناؒ کی تحریریں' علم و آگہی کا ایک بحرِ زخّار ہیں۔ کاش کوئی ادارہ ان سب کا ایک معیاری اشاریہ تیار کر دے اور سب کتابیں ایک معیاری ہیئت (format) میں شائع ہو جائیں۔ (پروفیسر عبدالقدیر سلیم)

تجلیات صحابہؓ' عامر عثمانی' مرتبہ: سید علی مطہر نقوی امروہوی۔ ناشر: مکتبہ الحجاز' اے ۲۱۹' بلاک سی' شمالی ناظم آباد' حیدری' کراچی۔ صفحات: ۶۶۱۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

صحابہ کرامؓ کی حیات مقدسہ پر لکھنا ایک سعادت ہے۔ تاہم' سیرت صحابہؓ پر لکھنے کے لیے ایمان و ایقان کی نعمت کے ساتھ ساتھ علمی دیانت کی دولت بھی ضروری ہے۔ مزید برآں فکر و نظر کا وہ زاویہ بھی جو حقائق اور حکایات و قصص میں تفریق کر سکے۔ گذشتہ چودہ سو برس کے دوران بہت سے اہل ایمان اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر انھیں بارہا سوقیانہ حملوں' حتیٰ کہ کفر کے فتووں کا سامنا کرنا پڑا۔ عجیب بات یہ ہے کہ ایسی فتوے بازیوں میں مگن حضرات' جیسی تحقیقات پر اپنے قبیلے کے لوگوں کو معاف کرتے رہے ہیں' ویسی تحقیقات پر دوسروں کو زندیق قرار دے کر ان پر سب و شتم کے تیر چلاتے رہے۔ اس ضمن میں نشانہ ستم مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کو بھی بنایا گیا۔

زیر نظر کتاب مولانا محمد میاں کی تصنیف شواہد تقدس کا ایک بے لاگ جائزہ ہے۔ یاد رہے کہ

شواہد تقدس مولانا مودودی کی خلافت و ملوکیت کے رد میں لکھی گئی تھی۔ مولانا عامر عثمانی مرحوم، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے حقیقی بھتیجے، مولانا حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید اور فاضل دیوبند تھے۔ عامر عثمانی مرحوم نے، مولانا محمد میاں کی مذکورہ بالا کتاب (اور آخر میں تجدید سبائیت از مولانا محمد اسحاق سندیلوی) کو علمی سطح پر جانچتے ہوئے اپنے رسالے ماہ نامہ تجلّی دیوبند کے دو خصوصی شمارے شائع کیے تھے۔ یہ معرکہ خیز تحریر تجلّی میں دب کر رہ گئی تھی، جس کی بازیافت کر کے سید علی مطہر نقوی نے اسے تجلیات صحابہؓ کے نام سے کتابی شکل دی ہے اور استفادہ عام کا ذریعہ بنایا ہے۔

تجلیات صحابہؓ کا مطالعہ بعض علما کی، مخالفت برائے مخالفت اور حقائق کو مسخ کرنے کی پے در پے کوششوں کو بے نقاب کرتا ہے۔ یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اونچی مسندوں پر جلوہ افروز بعض سکّہ بند لوگ کس طرح غصے اور نفرت سے مغلوب ہو کر عدل و انصاف کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ دوسری جانب مولانا مودودیؒ کے متوازن اسلوب کی پرتیں کھلتی ہیں اور مقصدیت کی کرنیں روشنی بکھیرتی دکھائی دیتی ہیں۔

اس موضوع پر مطالعہ کرتے ہوئے اگر تجلیات صحابہؓ کے ساتھ دو اور کتابیں بھی پڑھ لی جائیں تو مسئلے کی تفہیم کا دائرہ اور وسیع ہو جاتا ہے: پہلی خلافت و ملوکیت پر اعتراضات کا علمی جائزہ از جسٹس ملک غلام علی اور دوسری عادلانہ دفاع اور علماے اہل سنت از جمیل احمد رانا--- مولانا عامر عثمانی بڑے تاسف سے سوال اٹھاتے ہیں: ''آخر چاروں طرف سے]مولانا[مودودیؒ پر یلغار کیوں؟ کیوں ایک امر قطعی میں کیڑے ڈالے جا رہے ہیں، کیوں قلم انگارے اُگل رہے ہیں، اور زبانیں گولیاں برسا رہی ہیں؟ اس کی وجہ پر اگر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو اس کے سوا کوئی بات تہہ سے نہیں نکلے گی کہ اصل محرک اس شور و غل کا، حسد و تعصب ہے''۔ (ص ۱۹۵-۱۹۶)

تجلیات صحابہؓ میں حقائق کی کھوج کاری کے دوران، عامر عثمانی مرحوم نے سنگ بدست کرم فرماؤں کی طرزِ ادا کا جواب دیتے وقت بعض مقامات پر مناظرانہ رنگ بھی اختیار کیا ہے مگر اس رنگ نے ان کے
تفقہ فی الدین اور تحقیقی اسلوب کو متاثر نہیں ہونے دیا۔ انھوں نے سیرت، تاریخ اور تفسیر کے ہزاروں صفحات کا مطالعہ کیا اور غیر جذباتی انداز سے تجلیات صحابہؓ کے مضامین سپرد قلم کیے۔ (سلیم منصور خالد)

تحقیق ۱۲، ۱۳، مدیر: ڈاکٹر نجم الاسلام۔ پتا: شعبہ اردو، سندھ یونی ورسٹی، جام شورو، حیدر آباد، سندھ۔ صفحات: ۱۰۱۱۔ قیمت: ۱۴۰ روپے۔

پاکستانی جامعات میں تحقیقی سرگرمیوں کی کمی کا شکوہ اور معیارِ تحقیق پر عدمِ اطمینان کا اظہار بالعموم کیا جاتا ہے مگر اس کے برعکس بعض حوصلہ افزا مثالیں بھی سامنے آتی ہیں۔ شعبہ اردو، سندھ یونی ورسٹی کا تحقیقی مجلہ اس کی ایک مثال ہے۔ یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ کسی پاکستانی یونی ورسٹی کے شعبہ اردو کا یہ سب سے معیاری اور بلند پایہ تحقیقی رسالہ ہے۔ ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل تازہ ضخیم شمارہ (نمبر ۱۲ اور ۱۳) علمی و ادبی مقالات، مکتوبات، تبصرات اور تحقیقی نوعیت کی فہارس کے ساتھ سامنے آیا ہے۔ ایک گوشہ علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے سابق پروفیسر عربی ڈاکٹر مختارالدین احمد کے مقالات اور ان کے نام امتیاز علی عرشی، قاضی عبدالودود، ڈاکٹر عبدالستار صدیقی، ڈاکٹر مولوی محمد شفیع، ڈاکٹر سید عبداللہ، غلام رسول مہر، عبدالماجد دریابادی، مالک رام، پروفیسر حمید احمد خاں اور مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی جیسی نامور شخصیات کے ۲۲۵ علمی مکتوبات پر مشتمل ہے۔ یہ حصہ پوری ایک کتاب کے بقدر ہے۔ مکتوب الیہ کے حواشی و تعلیقات نے ان مکاتیب کی قدر و قیمت بڑھا دی ہے۔ ان سے تقریباً نصف صدی کے ایک دَور کے بہت سے نامور عالموں کے علمی مشاغل و مصروفیات اور اُن کی تحقیقی کاوشوں میں پیش رفت پر روشنی پڑتی ہے۔ علمی تحقیق سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے اس مجلّے میں رہنمائی کا بہت کچھ سامان موجود ہے۔ ڈاکٹر نجم الاسلام اس مجلّے کے بانی مدیر تھے (اسلامی ادب خصوصاً دینی نثر پر ان کا تحقیقی کام بہت وقیع ہے۔ ۱۳ فروری کو ان کا انتقال ہوا، اللہ ان کی مغفرت کرے)۔ زیرنظر شمارے میں خود مرحوم کے چار مقالے شامل ہیں (شاہ مراد اللہ انصاری سنبھلی کی اردو تفسیر۔ موضح قرآن از شاہ عبدالقادر دہلوی کی دو روایتیں، حکیم شریف خان دہلوی کا ترجمہ قرآن، قاضی محمد معظم سنبھلی کی تفسیر ہندی قلمی)۔ ڈاکٹر محمد سلیم اختر نے نامور ایرانی مصنف اور دانش ور ڈاکٹر سید جعفر شہیدی کی علمی شخصیت کا احاطہ کیا ہے۔ (ر-ہ)

اربعین امام نوویؒ، ترجمہ و تشریح: مولانا امیرالدین مہر۔ ناشر: البدر پبلی کیشنز، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۱۶۔ مجلد، قیمت: ۷۵ روپے۔

اس کتاب میں ایک حدیث کی رُو سے کسی کام کو اچھی طرح سے کرنا اسلام کا تقاضا بتایا گیا ہے۔ کتاب کو ہاتھ میں لیتے ہوئے یہی امید تھی کہ ایک بہت اچھا مجموعہ، بہت اچھی تشریح کے ساتھ، بہت اچھی طرح شائع کیا گیا ہے۔

اربعین کے نام سے ۴۰ احادیث کا انتخاب ہمارے علما کا طریقہ رہا ہے۔ امام نوویؒ نے ان ۴۲ احادیث میں (حافظ ابوعمر بن صلاح کی ۲۹ میں ۱۳ کا اضافہ) دین کی بنیادی تعلیمات جمع کر دی ہیں اور مولانا

امیرالدین مہر نے ان کے معنی کو وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ نفس مضمون کی تائید میں دیگر آیات اور احادیث بھی وہ لائے ہیں۔ اکثر و بیشتر موجودہ ماحول کا بھی حوالہ ہے، مثلاً غصّے والی حدیث کی تشریح میں ''آج کا دَور ذہنی ونفسیاتی اُلجھنوں کا دَور ہے'' (ص ۹۴) لیکن کہیں یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ مفہوم سے زائد بات کہی جارہی ہے۔ مثلاً لاضرر ولاضرار کی تشریح میں یہود و ہنود کی سازش، قرضوں کا جال اور شہوت پرستی کے چکر کا ذکر (ص ۱۵)۔ شارح نے تعارف میں بتایا ہے کہ ان اربعین میں عقائد و ایمانیات، قانون وقواعد، عبادات ومعاملات، اخلاق و معاشرت وغیرہ کے اہم پہلو بیان ہوئے ہیں۔ اگر محنت کر کے ان احادیث کو ابواب میں تقسیم کر دیا جاتا تو یہ ایک اضافی خدمت ہوتی۔ اچھا ہوتا کہ امام نوویؒ کے حالات زندگی پر دو تین صفحات کا نوٹ ہوتا۔ قاری کا تعلّق اپنے محسن سے جڑتا ہے، اس کے لیے دعاے خیر کرتا ہے اور اس کے بارے میں جاننے کا شائق ہوتا ہے۔

اگرچہ احادیث پر اعراب لگانے کا اہتمام کیا گیا ہے لیکن صحتِ متن پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ آیات قرآنی میں بہت سے مقامات پر غلطیاں نظر آتی ہیں۔ یہ امر ہر قاری کے لیے دلی اور ذہنی کوفت اور تکلیف کا باعث ہوگا۔ اس کی ذمّہ داری ناشر پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اگر ناشر کتاب واپس نہیں لے سکتے تو اغلاط نامہ لگانا اپنا فرض جانیں۔ (مسلم سجاد)

حدیث کی اہمیت اور ضرورت، خلیل الرحمن چشتی۔ ناشر: الفوز اکیڈمی، مکان ۱۷-۳۱۷- گلی ۱۶، ایف/ ۱۰-۲، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۸۹۔ قیمت: ۷۰ روپے۔

ہمارے ہاں ایک طبقہ تو ویسے ہی قرآن وسنت سے نابلد اور بے بہرہ ہے اور شاید اُسے اپنی بے خبری کا شعور بھی نہیں ہے۔ دین دار طبقے میں بھی کثیر تعداد ایسے لوگوں کی موجود ہے جو حدیث کی ضرورت و اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ کچھ لوگ فقط قرآن کو رہنمائی کا کافی ذریعہ گردانتے ہوئے حدیث وسنت کو پس پشت ڈالتے ہیں یا نظرانداز کرتے ہیں۔ اور کچھ لوگ قرآن وسنت کی تفہیم کے بجائے بزرگوں اور ائمہ کے چند مجموعہ ہاے اقوال کو مکمل دین تصور کرتے ہیں۔ ان حالات میں حدیث کی ضرورت و اہمیت پر یہ عام فہم کتاب مؤلف کے دینی جذبے اور وابستگی قرآن و سنت کی علامت ہے۔ اس کتاب میں نہ صرف مقام حدیث کی آسان انداز میں وضاحت کی کوشش کی گئی ہے بلکہ علم حدیث سے متعلق ابتدائی معلومات کے علاوہ کتابت حدیث، اصطلاحات حدیث اور اصول حدیث کی مختلف جہات کا احاطہ بھی مختصر انداز میں کیا گیا ہے۔ حدیث پر عمل کرنے کے حوالے سے چند بنیادی فقہی اصول بھی شامل کتاب ہیں۔ کتاب کا انداز علمی سے زیادہ تدریسی ہے

جو کتاب کی مقصدیت کو واضح کرتا ہے۔

کتاب کے تقریباً ایک چوتھائی صفحات حدیث کی اہمیت وضرورت کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ بقیہ تین چوتھائی صفحات اصول وتاریخ حدیث سے متعلق ہیں۔ کتاب کا موضوع قانونی' آئینی' معاشرتی اور دیگر حوالوں سے حجیت حدیث کے دلائل کا تقاضا کرتا ہے۔ مؤلف کا طرزِ تحریر و ترتیب اور اندازِ استدلال بہت عمدہ اور عام فہم ہے۔ مثلاً ''سنت کی آئینی حیثیت'' کی وضاحت کے لیے قانون اور آئین سے متعلق چند مثالیں دی گئی ہیں۔ اسی طرح ''معاشرت میں سنت کے مقام'' کی وضاحت کے لیے عورت کے گھر سے نکلنے کی اجازت سے متعلق دو احادیث نقل کر کے معاشرتی حوالے سے سنت کی اہمیت ثابت کی گئی ہے۔ اسی طرح ''حلال و حرام میں سنت کا مقام'' اور ''انفرادی اور اجتماعی سنتیں'' کے عنوانات بھی قابل توجہ ہیں۔

کتاب کی کتابت جلی ہے مگر متنِ احادیث و آیاتِ قرآنیہ میں اعراب کی غلطیاں خاصی ہیں۔ کتابت کی عمومی غلطیاں بھی ہیں۔ اتنی زیادہ غلطیوں کا دوسرے ایڈیشن میں بھی باقی رہ جانا باعث تشویش ہے۔ عام قاری کی سہولت کے لیے اعراب کے التزام کے ساتھ اصطلاحات حدیث کو چارٹوں کی صورت میں تکنیکی مہارت کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے۔ حدیث کی بنیادی کتابوں کا تعارف اور ان کی مرویات کی نوعیت اور صحت سے متعلق مفید ابتدائی معلومات بھی کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔ کتاب درست فکری جہت کی طرف رہنمائی اور تعلیمات کتاب وسنت کے فروغ کے علاوہ عام قارئین کو علم حدیث سے روشناس کرانے کی مفید اور مخلصانہ کاوش ہے۔ (ڈاکٹر محمد حماد لکھوی)

محمدؐ رسول اللہ : صبر وثبات کے پیکر اعظم' مولانا عبدالرحمن کیلانی۔ ناشر: مکتبہ السلام' وسن پورہ' لاہور۔ صفحات: ۲۱۴۔ قیمت: ۷۵ روپے۔

جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے اس کتاب میں سیرت پاکؐ کا مطالعہ صرف اس پہلو سے کیا گیا ہے کہ آپؐ کے خلاف کیا مخالفتیں اور سازشیں کی گئیں' کیا ظلم روا رکھے گئے اور آپؐ نے کس طرح ان کے مقابلے میں صبر وثبات کا مظاہرہ کیا۔ مصنّف نے مقدمے میں اختصار سے آپؐ کی عظمتِ کردار کے مختلف پہلو بیان کرنے کے بعد صرف اس ایک موضوع کو لیا ہے۔ سیرت کا مطالعہ ہمیشہ اس لحاظ سے کیا جانا چاہیے کہ یہ محض تاریخی دل چسپی کے گزرے ہوئے واقعات نہیں بلکہ ان کے آئینے میں آج کی تصویر دیکھی جاسکتی ہے۔ آج اُمّتِ مسلمہ کے خلاف جو سازشیں کی جارہی ہیں اور جس طرح انھیں ظلم و جبر کا شکار کیا جا رہا ہے' یہ اپنی اصل میں اس سے مختلف نہیں جو کفار ومشرکین نے رسولؐ سے روا رکھے۔ مسلم ممالک میں اسلام کے علم برداروں کے

ساتھ ہماری آنکھوں کے سامنے گذشتہ ۵۰، ۶۰ برسوں میں جو کچھ ہوا ہے، چاہے مسلمان نام کے افراد نے کیا ہو، وہ بھی یہی کچھ ہے۔ افغانستان پر پابندیوں کو ہم شعب ابی طالب سے مختلف کیوں سمجھیں؟

اگر مسلمان خود سیرت کی اتباع میں داعی کی زندگی نہ گزار رہے ہوں تو سیرت کا یہ پہلو ان کے لیے بے معنی ہو جاتا ہے۔ خود عمل ہو تو ان واقعات سے رہنمائی اور توانائی ملتی ہے۔ عبدالرحمن کیلانی نے اس زاویے سے سیرت کا مطالعہ پیش کر کے مخالف و موافق سب کے لیے ایک خدمت انجام دی ہے۔ (م-س)

تعارف کتب

☆ **قربانی کا مقصد، جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ اور نمازِ عید کے مسائل**، مولانا غلام محمد منصوری۔ ناشر: اسلامک ایجوکیشن کمیٹی، کویت۔ صفحات: ۶۹۔ قیمت: درج نہیں۔] قربانی، ذبیحے اور عید کے متعلق مختصر مگر مفید رہنمائی]

☆ **سید مودودیؒ: ایک جامع تعارف**، عبدالحفیظ رحمانی۔ دارالعرفان، ۴ قاسم سٹریٹ، آر این پلایام، ویلور، تمل ناڈو، بھارت۔ صفحات: ۱۷۷۔ قیمت: ۵۰ روپے۔] کتابت، طباعت، سرورق خوب صورت۔ زیادہ تر رسائل، اخبارات اور کتب سے اقتباسات۔ تصنیف سے زیادہ تالیف و تدوین۔ موضوع کا مفید تعارف]

☆ **اقبالیات نیرنگ خیال**، محمد وسیم انجم۔ ناشر: انجم پبلشرز، کمال آباد ۳، راولپنڈی۔ صفحات: ۳۶۸۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔ [ایم فل اقبالیات کا تحقیقی مقالہ۔ معروف ادبی رسالے نیرنگ خیال میں اقبالیات سے متعلق لوازمے کا جائزہ اور اشاریہ--- ایک مفید کاوش]

☆ **معین الطریقت**، شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربیؒ، ترجمہ: معین نظامی۔ ناشر: کلیہ علوم اسلامیہ و شرقیہ، اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب، لاہور۔ صفحات: ۷۲۔ قیمت: ۵۰ روپے۔]مترجم نے بہ قول ڈاکٹر جمیلہ شوکت صاحبہ: اس ''مختصر مگر جامع اور مفید رسالے'' کا ترجمہ ''آسان اور عام فہم اسلوب'' میں کیا ہے]

☆ **سیکولرزم، جمہوریت اور انتخابات**، ڈاکٹر محمد عبدالحق انصاری۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی۔ صفحات: ۲۴۔ قیمت: ۸ روپے۔]اپنے موضوع پر، خصوصاً بھارت کے حوالے سے، ایک مفید اور فکر انگیز مقالہ]

☆ **پردیس کی زندگی اور اسلام**، سلطان احمد اصلاحی۔ ناشر: منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۹۰۔ قیمت: ۲۵ روپے۔ [''مسلمان مرد جو خدا اور رسولؐ کے ساتھ بے لاگ وفاداری میں زندگی بسر کرنے کا آرزومند ہو، اس کے لیے کسی صورت جائز نہیں ہوسکتا کہ بال بچوں سے دُور کئی کئی سال کے تنہا پردیس کو وہ زندگی کا معمول بنا لے'' ص ۸۴]

☆ **گلزارِ عابد**، سید عابد شاہ عابد۔ ناشر: سیرت اکادمی بلوچستان، ۲۷۲-اے، او بلاک ۳، سیٹلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ۔ صفحات: ۴۸۔ قیمت: ۶۰ روپے۔] چشتی مودودی خانوادے کے ۱۹ ویں صدی کے شاعر کا مجموعہ غزلیات، طبع اوّل ۱۹۱۵ء کی عکسی اشاعت]